سوال

(714) کیا یہ حرام ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بحوث علمیہ وافتاء کی فتوی کمیٹی نے اس استفتاء کا جائزہ لیا جو سماحۃ الرئیس العام کی خدمت میں انجمن کبار علماء کے سکرٹریٹ کی طرف سے (حوالہ : 2225-2) بھیجا گیا ہے اور سوال یہ ہے کہ کچھ اجنبی لوگوں نے مظاہرے کے تو سیکورٹی فورسز نے انہیں گرفتار کر لیا اور مجاز اتھارٹی نے ان کے مکانات گرادینے کا حکم دیا، جس کی وجہ سے ان کا کچھ سامان ادھر ادھر بکھر گیا، جسے بعض لوگوں نے لے لیا تو کیا یہ سامان لے لینے کی وجہ سے کسی کو گناہ تو نہیں ہوگا ؟ کیا یہ سامان لینا حرام ہے ؟ اگر کسی نے یہ سامان اٹھا لیا ہو اور اب وہ اس کے مالک سے معاف کروانا چاہتا ہو تو اس کی کیا صورت ہے ۔ فتوی عطا فرما کر شکریہ کا موقع بخشیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اصول یہ ہے کہ مسلمان خون، مال اور عزت وآبرو کے اعتبار سے واجب الاعتبار ہے ۔ کسی کے لیے ناحق دست درازی کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ نبی ﷺ نے حجۃ الوداع میں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا :

«فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، (صحیح البخاری، الحج، باب الخطبة ایام منی، ح: 1739 وصحیح مسلم، الحج باب حجة النبی ﷺ، ح: 1218)

''بے شک تمہارے خون، تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں تمہارے لیے اس طرح ناقابل احترام ہیں، جس طرح یہ دن، یہ شہر اور یہ مہینہ قابل احترام ہے ۔

اسی طرح مال کے بارے میں آپ نے فرمایا ہے :

لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ إِلَّا بِطِيبِ نَفْسٍ مِنْهُ، (السنن الکبری للبیہقی: 6 100، 8 182 ومجمع الزوائد: 4 172)

''کسی مسلمان شخص کا مال حلال نہیں ہے الا یہ کہ وہ خود خوش دلی سے دے دے ۔''

نیز آپ نے فرمایا ہے :

كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ : دَمُهُ، وَمَالُهُ، وَعِرْضُهُ" (صحیح مسلم، البر والصلة، باب تحریم ظلم المسلم ۔۔ الخ، ح: 2564)

’’ہر مسلمان کا خون، اس کا مال اور اس کی عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے ۔‘‘

آپ نے جو صورت ذکر کی ہے کہ بعض لوگوں نے مظاہرہ کیا اور انتظامیہ نے ان کے مکانات کو گرانے کا حکم دے دیا تو اس صورت میں لوگوں کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ ان کے مال واسباب کو لوٹ لیں ۔ جس کسی نے بھی انکے مال کو لوٹا تو وہ ظالم ، سرکش اور گناہ گار شمار ہوگا ، لہذا جس کسی نے ان کا مال لی ہو تو اسے چاہیے کہ وہ فورا توبہ واستغفار کرے اور اس شخص کو مال واپس لوٹا دے جسکے گھر سے اس نے اسے لیا ہو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے :

"من کانت لہ مَظْلِمَۃٌ لأخیہ من عِرضہ اَو شیءٍ، فلیتحللہ منہ الیوم قبل اَن لایکون دینارٌ ولا درہمٌ، واِن کان لہ عمل صالحٌ أُخِذَ منہ بقدر مظلمتہ، واِن لم تکن لہ حسنات اَخذ من سیئات صاحبہ فحمل علیہ". (صحیح البخاری، المظالم، باب من کان لہ مظلمۃ عند رجل ۔۔ الخ، ح 2449)

’’جس کسی نے اپنے بھائی کی آبروریزی یا کسی بھی شکل میں اس پر زیادتی کی ہو تو اسے آج ہی معاف کروالے قبل اس کے کہ وہ دن آئے جب اس کے پاس کوئی دینار ہوگا اور نہ درہم البتہ اگر اس کے پاس عمل صالح ہوا تو وہ اس کے ظلم کے بقدر اس سے لے لیا جائے گا اور اگر اس کے پاس نیکیاں ہوئیں تو اس کے ساتھی کی برائیوں کو لے کر اس پر ڈال دیا جائے گا ۔‘‘

اگر پوری تحقیق وجستجو اور ان لوگوں کے بارے میں سوال کرنے کے باوجود، جن کا مال لیا ، ان کے بارے میں علم ہونا اور ان تک مال پہنچانا مشکل ہو تو پھر اس مال یا اس کی قیمت کو صدقہ کر دیا جائے ۔ اگر بعد میں ان لوگوں کا علم ہو جائے تو انہیں ساری صورت حال بتا دیجائے ۔ اگر وہ اس پر راضی ہو جائیں تو ٹھیک ورنہ اس کا تاوان اپنے پاس سے ادا کرے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص539

محدث فتویٰ